یا اللہ جل جلالہ

اورادِ سیفیہ

(اردو)

سگِ درِ مرشد
شفیق احمد لودھی سیفی نقشبندی

اورادِ سیفیہ

زیرِ سرپرستی

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت جانشینِ مجددِ عصر

محمد سعید حیدری صاحب

دامت برکاتہم العالیہ

وخلیفہ حضرت مبارک رحمتہ اللہ علیہ

حضرت ابوالحسن علی امجد صاحب سیفی نقشبندی مجددی حنفی ماتریدی

آستانہ عالیہ رحیم سٹی چوک بائی پاس عارف والا روڈ ساہیوال

مؤلف سگِ درِ مرشد شفیق احمد لودھی سیفی

ناشر:۔ صوفی مختار سیفی پرنٹنگ پریس نزد مسجد قباء پاشا سٹریٹ ساہیوال: 0302-6932002

Scanned with CamScanner

فہرست مضامین

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ
1	اللہ کا ذکر	1
2	ذکر افضل ترین عمل	6
3	ذکر کی اقسام	7
4	عالمِ اَمر	11
5	عالمِ خلق	12
6	مراقبات	15
7	اصطلاحات حضرات نقشبندیہ	26
8	وجد کیا ہے؟	29
9	مبتدی سالک کیلئے احکامات	33
10	اسباق سلسلہ عالیہ چشتیہ شریف	34
11	اسباق سلسلہ عالیہ قادریہ ھاشمیہ سیفیہ شریف	37
12	اسباق سلسلہ عالیہ سہروردیہ ھاشمیہ سیفیہ شریف	42
13	فرامودات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ	44
14	ضروری آداب وشرائط	46
15	تعارف نامور شہنشاہ طریقت	53
16	محبت رسول ﷺ	58
17	شریعت، طریقت، حقیقت	58
18	شجرہ شریف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ شریف	65
19	شجرہ شریف سلسلہ عالیہ چشتیہ شریف	68
20	شجرہ شریف سلسلہ عالیہ قادریہ شریف	72
21	شجرہ شریف سلسلہ عالیہ سہروردیہ شریف	74

Scanned with CamScanner

☆فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْالِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۔ہ
(البقرہ آیت نمبر 152)

سو تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور شکر ادا کرو میرا۔اور میری ناشکری نہ کرو۔

☆اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ہ (سورۃ رعد آیت نمبر 28)

وہ جو ایمان لائے ان کے دل اللہ کی یاد سے مطمئن ہوتے ہیں۔اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

☆اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۔ہ
(سورۃ انفال آیت نمبر 2)

ایمان والے صرف وہی ہیں کہ جب اللہ کو یاد کیا جائے۔ان کے دل ڈر جائیں

اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب پر بھروسہ کریں۔

اللہ کا ذکر احادیث کی روشنی میں:۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ہر آدمی کے دل میں دو خانے ہوتے ہیں۔ ایک میں فرشتہ ہوتا ہے۔ اور دوسرے میں شیطان جب بندہ اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ تو شیطان بھاگ جاتا ہے۔ جب وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ اس کے دل میں رکھ دیتا ہے۔ اور اس میں وسوسے ڈالتا ہے۔

مصنّف ابن ابی شیبہ بحوالہ تفسیر مظہری 236 جلد نمبر 5

حدیث قدسی ہے۔ کہ میرا بندہ جیسے مجھ سے گمان رکھتا ہے۔ ویسا ہی میں اس کے ساتھ برتاؤ کرتا ہوں۔ اگر وہ دل میں مجھے یاد کرے۔ میں بھی اسے ویسے ہی یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے مجمع عام میں یاد کرے تو میں اس سے بہتر مجمع میں یاد کرتا ہوں۔ یعنی فرشتوں کے مجمع میں اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک

ہوتا ہے۔تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔اگر وہ ایک ہاتھ میرے نزدیک ہوتا ہے۔تو میں ایک قدم اس کے نزدیک ہو جاتا ہے۔اگر بندہ چل کر میری طرف آتا ہے۔تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔

(بخاری و مسلم شریف بحوالہ ضیاء القرآن 105 جلد اوّل)

حضور پر نور ﷺ نے فرمایا۔ ہر شے کو صاف کرنے کیلئے کوئی نہ کوئی چیز ہوتی ہے۔دل کو صاف کرنے کیلئے ذکر الٰہی ہے۔(تفسیر مظہری)

1۔حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا ذکر کرنیوالا اور ذکر نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

بخاری شریف حدیث نمبر 2353 مسلم شریف حدیث 539

2۔حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک نماز، روزہ اور ذکر اللہ۔اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے سات سو گنا فضیلت رکھتا ہے۔

ابوداؤد حدیث نمبر 2498

Scanned with CamScanner

3۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ کہ اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ منافق لوگ تمہیں ریا کار کہیں۔

(الطبرانی فی المعجم الکبیر حدیث نمبر 12786)

4۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ سمجھیں۔

(مسند امام احمد بن حنبلؒ حدیث نمبر 11681)

5۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آسمان والے اہل ذکر کے گھروں کو ایسے روشن دیکھتے ہیں۔ جیسے زمین والے ستاروں کو روشن دیکھتے ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ 30555)

ذکر الٰہی کا اصل مقصد دل کی جلا ہے۔ تاکہ دل پر اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلّیات کی بارش ہو سکے یہاں پر تفسیر عارف اللہ صاحب تفسیر مظہری کا فرمان بہت مناسب محسوس ہوتا ہے۔ اس کو پیش نظر رکھا جائے ان معارف کے حاصل

ہونے کا طریقہ صرف القا اور انعکاس ہے۔ جو ذکر اللہ اور مراقبہ سے ہی دل میں یہ استعداد پیدا کرتا ہے۔ کہ وہ حضور پر نور ﷺ کے سینہ مبارک سے بلا واسطہ یا بالواسطہ فیضان والقا قبول کر سکے اس لئے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میرا ذکر کیا کرو کثرت ذکر سے ہی تم اس مقام پر فائز کیے جاؤ گے جہاں بے محابا نور کی بارش ہوتی ہے۔ اور دوری کے حجابات یکسر اُلٹ دیئے جاتے ہیں۔

ذکر افضل ترین عمل

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی قوم کہیں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور اس پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس قوم کا ذکر اپنے فرشتوں کی مجلس میں کرتا ہے (مسلم)

حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اسلام کے احکامات تو بہت ہیں آپ ﷺ مجھے ایسی چیز بتائیں جس کو میں

مظبوطی سے پکڑلوں اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہمیشہ تروتازہ رہے (ترمذی)

حضرت ابو سعید ؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا۔ یارسول اللہ ﷺ کیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی زیادہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں خواہ کفار اور مشرکین کے خلاف تلوار چلاتے ہوئے خون سے لت پت ہوجائے اور اس کی تلوار ٹوٹ جائے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کا درجہ اس سے افضل ہے۔

ذکر کی اقسام

ذکر کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ ذکر باللسان:۔ یعنی زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔ کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا جن لوگوں کی زبانیں ذکر الٰہی سے ہر وقت تر رہتی ہیں وہ مسکراتے ہوئے جنت میں داخل ہونگے۔

Scanned with CamScanner

(مصنّف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 34587)

2۔ذکر خفی یا قلبی:۔ یہ وہ ذکر ہے۔ کہ زبان خاموش رہتی ہے۔ دل اللہ تعالیٰ کا ذکر کررہا ہوتا ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت والے دن ایک بندے کے اعمال تولے جائیں گے نیکیاں کم ہوں گی۔ گناہ بڑھ جائیں گے۔ جہنّم کے داروغے اس شخص کو جہنّم پہنچانے کیلئے آگے بڑھیں گے۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے ایک کاغذ کا پرزہ اس بندے کے نیکیوں والے پلڑے میں ڈال دے گا۔ جس سے نیکیوں والا پلڑا جھک جائے گا۔ اور گناہوں والا پلڑا اُوپر اُٹھ جائے گا۔ فرشتے سوال کریں گے یا اللہ یہ کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ وہ راز ہے جو اس بندے اور میرے درمیان ہے۔ اور وہ ذکرِ خفی ہے۔ یہ طریقہ انسان کو مراقبہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ ذکر دُعا سے افضل ہے۔ کیونکہ ذکر کا مطلب اللہ تعالیٰ کی صفات جمیلہ و اسماء سے تعریف کرنا ہے۔ اور دُعا کا مطلب اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرنا

Scanned with CamScanner

ہے۔ذکرِخفی یا ذکرِقلبی کیلیئے کسی شیخ کامل کا ہونا ضروری ہے تاکہ وہ اپنی نگرانی میں یہ منازل طے کروا سکے۔شیخ کامل وہی ہوسکتا ہے۔جو شریعتِ مطہّرہ اور سنت نبوی ﷺ کا پابند ہو اور کسی کامل ومکمّل سے نسبت اور بیعت رکھتا ہو۔سر مو شریعت مطہّرہ سے روگردانی نہ کرتا ہو مشتبہ سے بھی پرہیز کرنے والا ہو۔نہ خود شریعت کی خلاف ورزی کرنے والا ہو نہ اوروں سے برداشت کرے۔

کاش! موجودہ دور کے گدی نشین جو آج مسندِ رُشد وہدایت پر فائز ہیں۔کیا ان کے معمولات شریعت مطہّرہ سنت مبارکہ اور طریقہ اکابر صلحاء کے موافق ومطابق ہیں؟ کیا عشقِ رسول ﷺ ان کی رگ وپے میں سمایا ہے؟ کیا وہ ظاہری اور باطنی علوم سے مالا مال ہیں؟ کیا ان کا تعلّق کتاب وسنت کی خلاف ورری کرنے والوں کے ساتھ تو نہیں؟ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کو کس حد تک نبھا رہے ہیں۔رُشد وہدایت کی مسندوں پر براجمان یہ لوگ اگر حقیقت میں رُشد وہدایت کے متوالے بن جائیں تو ملک وملّت کی فضاؤں میں ایک نورانی

انقلاب آجائے ایمان کی کھیتی سرسبز ہو جائے شیاطین منہ چھپاتے پھریں قوم کے دن بھلے آنے لگیں ترقی و کامرانی پھر ملت اسلامیہ کا مقدر بن جائے غیر شرعی امور کے ارتکاب کی علی الاعلان کسی کو جرأت نہ ہو غیر اسلامی نظریات یہاں رواج نہ پا سکیں۔

اگر چہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں مجھے ہے حکم اذان لا الہ الا اللہ

موجودہ دورِ حاضر میں مجدد دوراں عالم ربانی حضرت علامہ اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی مبارکؒ جن کی تعلیمات من وعن حضرت مجدد الف ثانیؒ شیخ احمد سرہندی کی تعلیمات ہیں تعلیم شریعت یا طریقہ تربیت ہر دو اعتبار سے آپ شہبازِ شریعت و طریقت ہیں۔

ایک وقت ایسا بھی اس دھرتی نے دیکھا جب خانقاہیت کالعدم ہو چکی تھی جہاں کہیں برائے نام خانقاہیت تھی۔ وہ شریعت و تربیت سے خالی تھی مگر موجودہ دور میں اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی نے تعلیمات مجددیہ کو خصوصاً اور

طریقت وتصوف کو عموماً جلا بخشی کسی نے سچ کہا ہے۔

بزمِ اہلِ عشق رقصاں از نگاہِ مست تو　　　تیرہ شب شد صبح تاباں از نگاہِ مست تو

تعلیماتِ مجددیہ سیفیہ

عالم دو ہیں

1 عالم امر 2 عالم خلق

عالم امر

عالم امر سے مراد ترکیب عناصر سے خالی۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے صرف کُن کے اشارے سے پیدا کیا۔ جیسے انسانی روحیں، لطائف، مجردہ، عالم امر عرش کے اوپر ہے۔ اس کے پانچوں لطائف کی اصل جڑ یعنی قلب روح، سر، خفی اخفی کی جڑ عرش کے اوپر ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے عالم امر کے ان لطائف کو چند جگہ انسانی جسم میں امانت رکھ دیا ہے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکے۔

Scanned with CamScanner

عالم خلق

مادہ عناصر اربعہ سے پیدا ہونیوالی مخلوق کو عالم خلق کہا جاتا ہے جیسے فلکیات و ارضیات یہ پانچوں لطائف نفس، ہوا، پانی آگ اور مٹی سے مرکب ہیں عالم خلق عرش کے نیچے سے تحت الثریٰ تک ہے۔ عالم خلق کے پانچوں لطائف کی جڑ عالم امر کے پانچوں لطائف ہیں یعنی نفس کی جڑ قلب ہوا کی جڑ روح پانی کی جڑ سر آگ کی جڑ خفی اور مٹی کی اخفیٰ ہے۔

لطائف کی مختصر تشریح

1۔ لطیفہ قلب

ماسوا اللہ تعالیٰ کے نسیان اور ذات حق کے ساتھ محویت اس کی تاثیر ہے۔ لطیفہ کا حرکت کرنا۔ دافع غفلت اور دافع شہوت ہے۔

2۔ لطیفہ روح

اسم ذات کی ذاتی تجلیات کا ظہور ہے۔ اس کی حرکت سے غصہ وغضب کی

کیفیت میں اعتدال اور طبیعت میں سکون پیدا ہوتا ہے۔

3۔ لطیفہ سر

اللہ تعالیٰ کی شیوانات، اعتبارات، کا ظہور ہے یہ مشاہدہ اور دیدار کا مقام ہے (صاحب کشف کیلئے) حرص کا خاتمہ ہو جاتا ہے دینی معاملات میں فیاضی اور فکر آخرت کی بیداری پیدا ہوتی ہے۔

4۔ لطیفہ خفی

صفات سلبیہ تزنیہ کا ظہور ہے۔ حسد، بخل، کینہ، غیبت، وغیرہ سے نجات ہوتی ہے۔

5۔ لطیفہ اخفیٰ

مرتبہ تنزیہہ اور مرتبہ احدیث مجردہ کے درمیان ایک برزخی مرتبہ کے ظہور شہود سے وابستہ ہیں۔ بلا تکلّف ذکر جاری ہوتا ہے۔ فخر وغرور اور خود پسندی سے نجات اور حضور واطمینان حاصل ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

6۔لطیفہ نفسی

نفسانیت وسرکشی مٹ جاتی ہے۔ عجز وانکساری کا مادہ پیدا ہوتا ہے ذکر میں شوق ذوق بڑھ جاتا ہے۔

7۔لطیفہ قالبی

اس کی تاثیر تمام بدن میں ظاہر ہوتی ہے۔مگر رذائل بشریہ اور علائق دنیاوی سے مکمل رہائی پالینے کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔

طریقہ نفی اثبات:۔لا الہ الا اللہ

سب سے پہلے سانس بند کریں پھر کلمہ لا کو ناف سے شروع کر کے قالبی تک لائیں۔اور اِ لٰہ کو دائیں کندھے تک اور اِ لَّا اللہ کی ضرب زور سے قلب پر لگائیں تا کہ حرکت اور حرارت دوسرے لطائف تک پہنچے انگلیوں یا تسبیح پر گنتی کریں۔جب سانس تنگ ہونے لگے مزید نہ روک سکے تو طاق عدد پر چھوڑ دیں سانس چھوڑتے وقت محمد رسول اللہ ﷺ تصور سے کہیں۔اور یہ دعا بھی تصور میں

پڑھیں۔

الٰهی انت مقصودی ورضاک مطلوبی اعطنی محبته ذاتک و معرفت صفا تک اوران میں سے کسی ایک کا دل میں خیال رکھیں 1۔لا معبود الا اللہ 2۔لا مقصود الا اللہ رکھیں 3۔لا موجود الا اللہ 4۔لا مطلوب الا اللہ

مراقبات:۔

مراقبہ کا مطلب فیض کا انتظار کرنا ہے۔سلسلہ میں سے کسی ایک لطیفہ کی طرف متوجہ ہو کر خداوند تعالیٰ کی جانب سے اس لطیفہ پر فیض کا انتظار کرنا چاہیئے۔

مراقبہ کی شرائط:۔

مراقبہ کے وقت کامل طہارت ہو۔فیض الہیٰ کی طرف مکمّل توجہ ہو۔خدا کے سوا کسی اور طرف دھیان نہ ہو۔مراقبہ کرنیوالا اہل سنت و جماعت ہو۔مرشد کامل

سے مراقبہ کی اجازت حاصل کر چکا ہو۔لطائف کی تکمیل کے بعد ذکر الٰہی جاری ہو چکا ہو۔نفی اثبات کا عامل ہونے کے بعد مراقبہ شروع کرے۔

ہر مراقبہ میں دنوں کی تعداد مرشد کامل کے حکم پر موقوف ہے مراقب کو چاہیے کہ سنن اور آداب طریقت کی خلاف ورزی نہ کرے۔مراقبہ میں اگر نیند آجائے۔ یا نیند کی حالت طاری ہو جائے تو تجدید وضو کی ضرورت نہیں۔مراقبہ میں جو واقعات ظاہر ہوں صرف اپنے مرشد سے بیان کرے۔مراقبہ میں جتنے ایام مقرر ہوں اس میں غفلت اور سستی نہ کرے۔مراقب کو چاہیے۔کہ مرشد کے فیض اور توجہ کا ہر وقت انتظار کرے بلکہ مرشد کی توجہات سے پورا پورا فائدہ اُٹھائے مراقبات کی نیت فارسی میں یاد کرنا ضروری ہے۔

1۔نیت مراقبہ وقوف قلب

فیض مے آید از ذات بیچوں بلطیفہ قلبی من بطواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

2۔نیت مراقبہ وقوف روح

Scanned with CamScanner

فیض ے آیدازذات بیچوں بلطیفہ روحی من بواسطہ پیران کبارا جمعین۔

3۔نیت مراقبہ وقوف سر

فیض ے آیدازذات بیچوں بلطیفہ سر من بواسطہ پیران کبارا جمعین۔

4۔نیت مراقبہ وقوف خفی

فیض ے آیدازذات بیچوں ب بلطیفہ خفی من بواسطہ پیران کبارا جمعین۔

5۔نیت مراقبہ وقوف خفی

فیض ے آیدازذات بیچوں بلطیفہ اخفی من بواسطہ پیران کبارا جمعین۔

6۔نیت مراقبہ وقوف نفسی

فیض ے آیدازذات بیچوں بلطیفہ نفسی من بواسطہ پیران کبارا جمعین۔

7۔نیت مراقبہ وقوف قالبی

فیض ے آیدازذات بیچوں بلطیفہ قالبی من بواسطہ پیران کبارا جمعین۔

8۔نیت مراقبہ وقوف خمسئہ عالم امر

فیض مے آید از ذات بیچوں بلطائف خمسۂ عالمِ امر مَن بواسطۂ پیران کبارؒ۔

9۔نیت مراقبہ وقووف خمسنہ عالم خلق

فیض می آید از ذات بیچوں بلطائف خمسۂ عالمِ خلق مَن بواسطۂ پیران کبارؒ۔

10۔نیت مراقبہ وقوف مجموعہ عالم امر و عالم خلق

فیض مے آید از ذات بیچوں بہ مجموعہ لطائف عالم امر و عالم خلق مَن بواسطۂ پیران کبارؒ۔

11۔نیت مراقبہ احدیت

فیض مے آید از ذات بیچوں کہ جامع جمیع صفات وکمالات است ومنزہ از جمیع عیوب ونقصانات است وبے مثل است بلطیفۂ قلبیؔ من بواسطۂ پیران کبارؒ۔

نیت اصول مراقبات

12۔نیت مراقبہ اصل قلب

الٰہی قلب من بمقابل قلب نبیؐ۔ آن فیض تجلائے صفات فعلیہ خود کہ از قلب نبی ؐ بقلب آدمؑ رسانیدہ بقلب من نیز برسانی بواسطۂ پیران کبارؒ۔

13۔نیت مراقبہ اصلِ روح

الٰہی روح من بمقابل روح نبیؐ۔ آن فیض تجلائے صفاتِ ثبوتہ حقیقہ خود کہ از روح نبی بروح نوحؑ وابراہیمؑ رسانیدہ بروح من نیز برسانی بواسطۂ پیران کبارؒ۔

14۔نیت مراقبہ اصل سر

الٰہی سر من بمقابل سر نبیؐ۔ آن فیض تجلائے شیوناتِ ذاتیہ خود کہ از سر نبیؐ بہ سر موسیٰؑ رسانیدہ سر من نیز برسانی بواسطۂ پیران کبارؒ۔

15۔نیت مراقبہ اصل خفی

الٰہی خفی من بمقابل خفی نبیؐ۔ آن فیض تجلائے صفاتِ سلبیہ خود کہ از خفی نبیؐ آخفی عیسیٰؑ رسانیدہ بہ خفی من نیز برسانی بواسطۂ پیران کبارؒ۔

Scanned with CamScanner

16۔نیت مراقبہ اصل اخفیٰ

الٰہی اخفاۓ من بمقابل اخفاۓ نبیؐ۔آن فیض تجلاۓ شان جامع خود کہ بہ اخفاۓ من بمقابل اخفاۓ نبیؐ رسانیدہ بہ اخفیٰ من نیز برسانی بواسطۂ پیران کبارؒ۔

17۔نیت مراقبہ معیت

فیض می آید از ذات بیچوں کہ ہمراہ است ہمراہ من و بمہراہ جمیع ممکنات بلکہ ہمراہ ہر ذرہ از ذات ممکنات بمراہی بیچون بمفہوم ایں آیۃ کریمہ وَ هُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ بلطائف خمسہ عالم امر من بواسطۂ پیران کبارؒ۔

18۔نیت مراقبہ اقربیت

فیض آید از ذات بیچوں کہ اصل اسماء وصفات است کہ نزدیک تر است از من بمن واز رگِ گردن بمن بہ نزدیکی بلا کیف بمفہوم ایں آیۃ کریمہ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اَلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ بلطیفہ نفسی من باشرکت لطائف خمسہ عالم

امر من بواسطہ پیران کبارؒ۔

19۔نیت مراقبہ محبت اوّل

فیض می آید از ذات بیچوں کہ اصل اصل اسماء وصفات است کہ دوست می وارد مراد من دوست می دارم او را بمفہوم ایں آیۃ کریمہ یُحِبُّهُم وَ يُحَبُّونَهٗ خاص بلطیفہ نفسی من بواسطہ پیران کبارؒ۔

20۔نیت مراقبہ محبت دوم

فیض می آید از ذات بیچوں کہ اصل اصل اسماء وصفات است ودائرہ قوسیت کہ دوست می دارم او را بمفہوم ایں آیۃ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ خاص بلطیفہ نفسی من بواسطہ پیران کبارؒ۔

21۔نیت مراقبہ دائرہ قوسی

فیض می آید از ذات بیچوں کہ اصل اصل اسماء وصفات است ودائرہ قوسیت کہ دوست می دارم او را بمفہوم ایں آیۃ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ خاص

بلطیفہ نفسیؔ من بواسطہ پیران کبارؒ۔

22۔نیت مراقبہ اسم ظاہر

فیض می آیداز ذات بیچوں کہ مسمی بہ اسم ظاہر است بمفہوم ایں آیۃ کریمہ

ھُوالاوّل وَ الاخِر و الظاہر و البَاطِنُ وَھو بِکُلِ شیًٔ

علیم خاص بلطیفہ نفسیؔ من بواسطہ پیران کرامؒ۔

23۔نیت مراقبہ اسم باطن

فیض می آیداز ذات بیچوں کہ مسمی بہ اسم باطن است بمفہوم ایں آیۃ کریمہ

ھوالاوّل وَ الاخِر و الظاہر و البَاطِنُ وَھو بِکُلِ شیًٔ

علیم بعناصر ثلاثہ من کہ آب وباد ونار است بواسطہ پیران کرامؒ۔

24۔نیت مراقبہ کمالات نبوت

فیض می آیداز ذات بیچوں کہ منشاء کمالات نبوت است بہ عنصر خاکِ من بواسطہ

پیران کبارؒ۔

25۔نیت مراقبہ کمالات رسالت

فیض می آید از ذات بیچوں کہ منشاء کمالات نبوت است بہ عنصر خاکِ من بواسطہ پیران کبارؒ۔

26۔نیت مراقبہ کمالاتِ انبیاء اولوالعزم

فیض می آید از ذات بیچوں کہ منشاء کمالات انبیاء اولوالعزم است بہ ہئیت وحدانی من بواسطہ پیران کبارؒ۔

27۔نیت مراقبہ حقیقت کعبۂ ربانی

فیض می آید از ذات بیچوں کہ مسجود جمیع ممکنات است و منشاء حقیقت کعبۂ ربانی است بہ ہئیت وحدانی من بواسطہ پیران کبارؒ۔

28۔نیت مراقبہ حقیقت قرآن مجید

فیض می آید از ذات بیچوں حضرت ذات کہ منشاء حقیقت قرآن مجید است بہ ہئیت وحدانی من بواسطہ پیران کبارؒ۔

Scanned with CamScanner

29۔نیت مراقبہ حقیقت صلوٰۃ

فیض می آید از کمال وسعت بیچوں حضرت ذات کہ منشاء حقیقتِ صلوٰۃ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبارؒ۔

30۔نیت مراقبہ معبودیت صرفہ

فیض می آید از حضرت ذات بیچوں کہ منشاء معبودیت صرفہ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبارؒ۔

31۔نیت مراقبہ حقیقت ابراہیمی

فیض می آید از حضرت ذات بیچوں کہ محبّ صفات خود است ومنشاء حقیقت ابراہیمیؑ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبارؒ۔

32۔نیت مراقبہ موسوئ

فیض می آید از حضرت ذات بیچوں کہ محبّ صفات خود است ومنشاء حقیقت موسویتؑ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبارؒ۔

Scanned with CamScanner

33۔نیت مراقبہ حقیقت محمدی

فیض می آید از حضرت ذات بیچوں کہ محبّ ذاتِ خود است ومحبوب ذات خود است ومنشاء حقیقت محمدیست ؐ بہ ہیئت وحدانی منّ بواسطۂ پیران کبارؒ۔

34۔نیت مراقبہ احمدی

فیض می آید از حضرت ذات بیچوں کہ محبّ ذاتِ خود است ومحبوب ذات خود است ومنشاء حقیقت احمد ﷺ یست بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیران کبارؒ۔

35۔نیت مراقبہ حُب صرفہ

فیض می آید از حضرت ذات بیچوں کہ منشاء حقیقت حُب صرفہ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیران کبارؒ۔

36۔نیت مراقبہ لا تعین

فیض می آید از ذات مطلق بیچوں کہ موجود است بوجود خارجی ومنزہ است از جمیع تعینات بہ ہیئت وحدانی منّ بواسطۂ پیران کبارؒ۔

اصطلاحات حضرات نقشبندیہ

حضرات نقشبندیہ رحمہم اللہ کی بیان کردہ چند اصطلاحات تحریر کی جاتی ہیں۔ ان آداب کی پابندی ضروری ہے۔

1۔نظر بر قدم

سالک چلتے وقت اپنی نظر اپنے قدم پر رکھے۔نظر قدم پر رہے گی تو جمعیتِ باطن حاصل رہے گی اور انتشار سے محفوظ رہے گا۔

2۔ہوش در دم یا وقوف زمانی

سالک ہر سانس میں ہوشیار رہے کہ وذاکر ہے یا غافل۔

3۔سفر در وطن

یہ سیر نفسی کا نام ہے۔دوسرے طریقوں میں سیر نفسی، سیر آفاقی کے بعد ہوتی ہے جبکہ نقشبندیہ طریقہ میں سیر نفسی سے ابتدا ہوتی ہے۔سالک اپنے نفس میں غور کرے کہ کیا غیر اللہ کی محبّت باقی ہے یا نہیں۔اگر باقی ہو تو توبہ کرے۔

Scanned with CamScanner

4۔خلوت در انجمن

سالک انجمن کو بھی خلوت خانہ بنائے اور کسی طرف ملتفت نہ ہو بعض اوقات ظاہری تفرقہ سے چارہ نہیں کہ مخلوق کے حقوق ادا ہو جائیں جبکہ تفرقہ باطن کسی وقت بھی مستحن نہیں کہ باطن خالص اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔

5۔یاد کرو

اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔چاہے اسم ذات کا ذکر ہو یا نفی اثبات۔

6۔بازگشت

چند بار ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا کی طلب کی مناجات کرتا رہے۔

7۔نگاہ داشت

سالک کو چاہے۔کہ ہوشیار رہے اور دل میں خطرات اور وساوس کو نہ آنے دے۔اس سے طمانیت اور فنائے قلب حاصل ہوتی ہے۔

Scanned with CamScanner

8۔یادداشت

اللہ تعالیٰ کیلئے توجہ صرف ہے جو الفاظ وتجلّیات سے مجرد ہو اور حضور بے عیبت ہو

9۔وقوف عددی

نفی اثبات کے ذکر میں طاق عدد کی رعایت کو کہتے ہیں۔

10۔وقوف قلبی

قلب کی طرف توجہ کرنے کو کہتے ہیں۔

11۔ فناء

ماسوا اللہ کا بھول جانا فنا ہے۔اس طرح کہ صرف وجود حقیقی مستحضر رہے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کوئی کام سرزد نہ ہو۔

12۔بقاء

دوسروں کی تکمیل وہدایت کیلئے فنا میں نسیان شدہ اشیاء کی طرف لوٹ آنا بقاء ہے۔یعنی کامل فنا کے بعد کی کیفیت بقاء کہلاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

13۔توجہ شیخ

اپنی قلبی طاقت دوسروں کے دلوں پر ڈالنے کا نام توجہ ہے۔

14۔سالک و سلوک

اللہ تعالیٰ کے قرب اور وصل کے حصول کے راستہ کو سلوک کہتے ہیں اور قرب حق کی راہ پر چلنے والا اور طریقت کی منزلوں کے طے کرنے والا سالک کہلاتا ہے۔

15۔مقامات عشرہ

مقام ولایت تک پہنچنے کیلئے دس مقامات ہیں۔

(1)توبہ	(2)انابت	(3)زُہد	(4)قناعت	(5)ورع
(6)صبر	(7)شکر	(8)توکل	(9)تسلیم	(10)رضا

ان کے حصول کے بغیر ولایت تک پہنچنا ناممکن ہے۔

اثباتِ وجد

وجد کیا ہے؟

امام غزالیؒ اپنی کتاب ''احیاء العلوم'' میں فرماتے ہیں۔ ''اللہ تعالیٰ کی محبت کے غلبہ'' صدق نیت اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے شوق میں جو حالت پیدا ہو وہی وجد ہے۔

1۔قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے کہ: (اللہ کے کلام سے) ان لوگوں کے جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں، بدن کانپ اٹھتے ہیں۔پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

(سورۃ الزمر آیت 23)

2۔ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے کہ: مومنین کاملین وہ ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل لرزنے لگتے ہیں۔ان پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔

(سورۃ انفال آیت 2)

3۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حبشی رسول اللہ کے سامنے رقص کرتے تھے اور اپنی زبان میں ''محمد ﷺ نیک بندے ہیں'' گاتے تھے، رسول پاک ﷺ نے

Scanned with CamScanner

جب ان کو اس حالت میں دیکھا تو منع نہ فرمایا اور انہیں اسی حالت پر برقرار رہنے دیا۔ (مسند احمد)

4۔ مشکوٰۃ شریف میں حدیث روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت زیدؓ کو فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور دوست ہو۔ یہ سن کر وہ رقص کرنے لگے آپ ﷺ نے منع نہ فرمایا۔

5۔ حضرت عبداللہ بن شجرؓ سے روایت ہے۔ آپ نے کہا کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور آپ ﷺ کے سینے مبارک سے دیگ (میں کھولتے پانی) کی مانند رونے کی آواز نکلتی تھی۔

(ابوداؤد، ترمذی)

6۔ سید الطائفہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ سے منقول ہے کہ سلیم سانپ کے ڈسے ہوئے کو کہتے ہیں۔ جن کو سانپ ڈسے وہ بے چینی اور اضطراب میں رہتا ہے۔ پس سلیم دل ہمیشہ بے قرار رہتا ہے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کچھ لوگ وجد

کرتے ہیں۔اور ادھر اُدھر جھکتے ہیں۔آپ نے فرمایا انہیں چھوڑ دو وہ اللہ تعالیٰ
کے ساتھ خوش ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں کہ طریقت نے ان کے جگر کاٹ دیے ہیں
ان کے دل پھٹ گئے ہیں اور اب وہ بے طاقت ہو گئے ہیں۔اگر وہ اپنے حال
کے مداوا کیلئے حرکت کریں تو کوئی حرج نہیں۔

7۔محبوب سبحانی سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے عمدہ واعظموں کی تاثیر سے کئی
افراد کا بے خود ہو کر بے ہوش ہو جانا واقعات سے ثابت ہے۔

8۔فتاوی عالمگیر جلد اول صفحہ 100 میں تحریر ہے کہ ''اگر کسی نے نماز میں آہ
یا اوہ کیا اور بکاء مرتفع سے رویا جس کی وجہ سے حروف حاصل ہو جائیں۔پس اگر
یہ حالت جنت اور دوزخ کے خیال کی وجہ سے پیش آئے تو نماز صحیح اور کامل
ہے۔لیکن اگر دنیاوی مصیبت اور درد کی وجہ سے ہو تو نماز فاسد ہے۔
وجد اللہ تعالیٰ کے خوف اور تجلّیات کے غلبہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔پس نماز یا ذکر
کرتے وقت حرکت میں آنا شرعاً جائز ہے۔

Scanned with CamScanner

مبتدی سالک کے لئے احکامات

نقشبندیہ سالک کیلئے ضروری ہے کہ جب تک اس کی تربیت مکمل نہ ہو فرض نماز، سنتِ مؤکدہ کے علاوہ دیگر کوئی وظیفہ نہ کرے مثلاً نوافل پڑھنا، درود پاک پڑھنا، تلاوت قرآن مجید کرنا، اللہ کا ذکر ان سے افضل ہے۔ مگر جب تربیت مکمل ہو جائے تو پھر یہی وظائف اس کے عروج میں معاون ثابت ہوتے ہیں حضرت مجدد الف ثانی" مکتوب نمبر 105 دفتر اول میں فرماتے ہیں۔ "جب حکماء کے ساتھ مقرر ہے کہ مریض جب تک بیماریوں سے تندرست نہ ہو جائے کوئی غذا اسے فائدہ نہیں دیتی۔ چاہے بھنا ہوا گوشت ہی کیوں نہ ہو بلکہ ایسی صورت میں قوت بخش غذا بھی فائدہ کی بجائے مرض بڑھا دیتی ہے۔ قلبی امراض کا علاج کرنے والے مشائخ بھی اول مرض کے دور کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ ہر شخص کو اس کے نفس کی خواہشات سے نجات دلائی جاتی ہے۔ آپ مکتوب نمبر 84 دفتر سوم میں تحریر فرماتے ہیں۔ "سالک کو چاہیے کہ اپنے تمام

اوقات کو ذکر الٰہی میں مصروف رکھے بشرطیکہ وہ ذکر کسی شیخ کامل سے اخذ کیا ہو اپنے تمام اوقات کو ذکر کے ساتھ اس طرح آباد رکھے کہ فرضوں اور مئوکدہ سنتوں کے بغیر کسی اور چیز میں مشغول نہ ہو حتیٰ کہ قرآن مجید کی تلاوت اور عبادت نافلہ کو بھی موقوف رکھے اور وضو ہو یا نہ ہو ہر حال میں ذکر کرتا رہے۔اور کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے بھی ذکر میں مشغول رہے اور چلنے پھرنے کھانے پینے اور سونے کے وقت بھی ذکر سے خالی نہ رہے۔

اسباق سلسلہ چشتیہ عالیہ ہاشمیہ سیفیہ شریف

پہلا سبق:

کلمہ ''ھوٗ'' ہے۔

طریقہ ذکر۔ترتیب یہ ہے کہ ''ھوٗ'' کو آپ روح سے شروع کریں روح سے قلب اور ''قلب سے سرّ'' ''سرّ سے اخفیٰ'' ''اخفیٰ سے خفی'' اور پھر روح تک ایک گول دائرہ کی شکل میں گھماتے جائیں اور اس کو ایک تلوار فرض کریں کہ ماسوا

Scanned with CamScanner

اللہ باطن سے قطع کرنا اور چرخ کی طرح لطائف میں گردش کرنا ہے۔ جب یہ نقش پختہ ہو جائے تو شروع سے زبان سے بھی پڑھنا شروع کریں اور ایک مینارے کے باہر گول دائرے کی صورت میں سیڑھیاں معین اوپر عروج کریں تفصیل اسماء وصفات سے فیض حاصل کریں، تعداد کی حد نہیں ہے۔ یہ عروجی سبق ہے۔

دوسرا سبق: اللہ ھو

طریقہ ذکر۔ کلمہ ''اللہ'' کا تصور قلب پر اور کلمہ ''ھو'' کا تصور روح پر کریں اور زبان سے بھی ادا کرتے رہیں اور اُسی طرح ایک مینارہ بلا کیف جو لاتعین تک ہو اُس مینارے کے اندر گول دائرہ کی شکل پر سیڑھیاں عروج کریں اور مابین الاجمال والتفصیل اسماء وصفات سے فیض حاصل کریں تعداد کی کوئی حد نہیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ اللہ الگ حکم ہے۔ اور ھو الگ حکم دونوں کے درمیان فرق لازم ہے۔ اور اللہ ھو کو واضح پڑھیں۔

تیسرا سبق: ھواللہ

طریقہ ذکر۔ کلمہ ''ھو'' کا تصور روح پر کلمہ ''اللہ'' کا تصور قلب پر اور زبان سے بھی ادا کریں اسی طرح ایک مینارہ بلا کیف جولاتعین تک ہو اُس کے اندر بالکل سیدھا یعنی مستقیم طور پر عروج کرنا ہے۔ اور یہاں اجمال اسماء وصفات سے فیض لینا ہے تعداد کی کوئی حد نہیں۔

چوتھا سبق۔

انت الھادی انت الحق لیس الھادی اِلَّا ھُو

طریقہ ذکر۔ ''اَنتَ الھَادِی اَنتَ'' کا تصور قلب پر اور الحق کا تصور اخفیٰ لَیسَ الھَادِی کو اخفیٰ سے واپس شروع کر کے اِلَّا کو قلب پر اور ''ھو'' کو روح پر اور ساتھ زبان سے بھی پڑھنا ہے۔ تعداد کی کوئی حد نہیں۔ پہلے تینوں اسباق عروجی تھے اور یہ چوتھا سبق نزولی ہے۔ دعوت ارشاد کے لئے رجوع یا نزول ضروری ہے۔ اور سلسلہ عالیہ چشتیہ اسباق کیلئے نقشبندیہ شریف کے

مراقبات ہی کافی ہیں۔

اسباق سلسلہ عالیہ قادریہ ھاشمیہ سیفیہ شریف

''اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یہ استغفار شریف اگرچہ اسباق میں داخل نہیں لیکن مشائخ قادریہ شریف کو روزانہ 313 مرتبہ بمطابق تعداد رُسل پڑھنا ہے اور پڑھنے کا وقت صبح صادق طلوع ہونے سے آدھا گھنٹہ قبل اور تہجّد کے بعد کا ٹائم جس کو وقت ''سحر'' کہتے ہیں کہ اللہ رب العالمین نے بھی مومنوں کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

وَ بِالْاَسْحَارِ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ہ

اور سحری کے وقت وہ استغفار کرتے ہیں۔

وَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ہ

اور استغفار کرنے والے ہیں سحری کے وقت

پہلا سبق۔ ''نفی اثبات'' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

طریقہ۔ترتیب یہ ہے کہ کلمہ ''لا'' کو قلب سے لے کر دائیں کندھے تک لے جائیں اور ''اِل'' کو قالبی پر اور ''ہ'' کو بائیں کندھے پر اور ''اِ لا اللّٰہ'' کی ضرب پوری شدت سے قلب پر تا کہ حرارت اور حرکت تمام لطائف میں محسوس ہو اور اسی طرح تصور کے ساتھ ساتھ زبان سے ادا بھی کریں اور چار معنوں میں کوئی ایک معنی کا تصور ذہن میں رکھیں۔

"لَا معبو د اِلَّا اللّٰه" "لَا مقصو د اِلَّا اللّٰه"

"لَا مو جو د اِلَّا اللّٰه"

"لَا مطلو ب اِلَّا اللّٰه" اور ہر 100 ویں مرتبہ کے بعد اخفیٰ پر "محَمَّد رَسُوُ لا اللّٰه کہنا ہے تعداد 1000

دوسرا سبق۔ الّا اللّٰہ

دوسرا سبق پہلے کی طرح لا الہ الا اللّٰہ ایک بار پڑھ کر شروع کریں۔ پھر الا اللّٰہ کی ضرب قلب پر لگاتے جائیں 100 کے بعد محمد رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اخفیٰ پر تعداد

Scanned with CamScanner

1000 ہے۔

3۔اسم ذات (یعنی اللہ) قلب پر۔پہلی دفعہ اللہ جل جلالہ پھر اللہ اللہ 100 بار پورا کرنے کے بعد جل جلالہ زبان سے بھی کہنا ہے۔اور دل سے بھی ضرب لگانا ہے۔یہ 1000 مرتبہ دہرانا ہے۔

4۔''ھو'' روح سے قلب قلب سے سر۔سر سے اخفیٰ اخفیٰ سے خفی خفی سے دوبارہ روح پر لانا ہے۔زبان سے بھی کہنا ہے۔کلمہ''ھو''تلوار کی طرح فرض کرنا اور ماسواللہ سے قطع کرنا ہے۔اور چرخ کی طرح لطائف میں گردش کرنا ہے۔نقش بننے کے بعد عرش عظیم سے ایک بلا کیف مینار فرض کرنا جو کہ لاتعین تک پہنچا ہوا اور اس مینار سے خارج گول گردش سے عروج کرنا لاتعین سیڑھیوں پر اور تفصیل اسماء وصفات سے فیض حاصل کرنا پہلی دفعہ شروع کرنے کے بعد بھی جل جلالہ کہنا ہے۔اور یہ عروجی سبق ہے۔یہ بھی (۱۰۰۰) پورا کرنا ہے۔

5۔مراقبہ۔نماز عصر اور نماز فجر کے بعد مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے سانس بند

کر کے بیٹھنا ہے۔قلب میں اللہ کہنا ہے۔گنتی کی اور طاق کی ترتیب کا لحاظ نہیں ہے۔اپنے قلب کو نبی اکرم ﷺ کے قلب مبارک کے بالمقابل کرنا ہے۔اور قلب مصطفیٰ ﷺ سے نور حاصل کرنا پانچ منٹ تک یا چار رکعت نماز کی مقدار تک۔

6۔ "اللہ" "ھو"

طریقہ۔اللہ قلب پر اور ھو روح پر اور زبان سے بھی کہنا ہے۔ترتیب مذکورہ کے ساتھ لاتعین گول گردش میں سیڑھیوں پر لاتعین تک عروج کرنا ہے۔اور مابین الا جمال والتفصیل مرتبہ اسماء وصفات سے فیض حاصل کرنا ہے۔پہلی دفعہ اور پھر ہر سو مرتبہ کے بعد جل جلالہ کہنا ہے۔اور یہ بھی عروجی سبق ہے۔(۱۰۰۰) پورا کریں۔

7۔ "ھو" "اللہ"

طریقہ۔ھو روح پر اور اللہ قلب، زبان سے بھی کہنا ہے۔لاتعین تک مینار کے

اندر سیدھا عروج کرنا اور اسماء وصفات کے اجمال محض سے فیض حاصل کرنا ہے اور عروجی سبق ہے۔ پہلی دفعہ ھواللہ جل جلالہ، اور ہر سو مرتبہ پورا کرنے کے بعد جل جلالہ کہنا ہے۔ یہ بھی (۱۰۰۰ مرتبہ) پورا کرنا ہے۔

8۔''انت الھادی انت الحق لیس الھادی الا ھو''

انت الھادی انت قلب پر انت الحق اخفیٰ سے دوبارہ قلب تک اِلا قلب پر اور ھو روح پر ساتھ ہی ساتھ زبان سے بھی کہنا ہے۔ یہ نزولی سبق ہے عالم کے ارشاد کیلئے رجوع کرنا ہے۔ یہ بھی (۱۰۰۰ مرتبہ) پورا کریں۔

9۔''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہ وَ عِتْرَتِہ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَکَ''

اخفیٰ میں حضور رکھنا اور زبان سے پڑھنا ہے اور مدینہ منورہ کی طرف عطر لگائے ہوئے بیٹھنا ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ کے اخفیٰ مبارک سے فیض حاصل کرنا ہے۔ یہ افضل طریقہ ہے۔ لیکن بغیر عطر لگائے ہوئے پڑھنا اور مدینہ منورہ سے دوسری طرف بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے اور تکیہ لگانا بھی جائز ہے۔ لیکن

دونوں پاؤں دراز نہ ہوں۔ چلتے پھرتے پڑھنا جائز نہیں ہے۔اور بابا وضو بھی مشائخ قادریہ کے نزدیک جائز نہیں کیونکہ چلنے پھرنے میں التفاتی ہے اور بابا وضوثواب نصف ہو جاتا ہے۔عاشقین اور سالکین کا درود شریف بذاتِ خود نبی اکرم ﷺ سنتے ہیں یہ بھی (۱۰۰۰ مرتبہ) روزانہ پڑھنا ہے۔

اسباق سلسلہ عالیہ سہروردیہ ھاشمیہ سیفیہ شریف

طریقہ سہروردیہ شریف کے اسباق بعینہٖ طریقہ قادریہ شریف کے اسباق کی طرح ہیں ترتیب بھی وہی ہے۔صرف مراقبہ میں فرق ہے کہ قادریہ شریف کا مراقبہ پانچ منٹ کا ہے۔جبکہ سہروردیہ کا مراقبہ کم از کم بیس منٹ ہے اور اکثر زیادہ کی کوئی حد نہیں نیز طریقہ سہروردیہ شریف میں مراقبہ پانچواں سبق ہے۔ جبکہ سہروردیہ شریف میں نواں سبق ہے اور ترتیب میں بھی فرق ہے۔قادریہ شریف کے مراقبہ کی ترتیب یہ ہے کہ۔

مراقبہ:۔

اسباق سہروردیہ شریف پورے کرنے کے بعد مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہو کر عطر لگا کر بیٹھ جائیں اور آنکھیں بند کر لیں (مراقبہ میں آنکھیں بند کرنا شرط ہے) اور لطائف میں سرور کی طرح ذوق وشوق سے ذکر شروع کریں پھر تمام انبیاء علیہم السّلام کی ارواح مقدسہ کو حاضر فرض کر لیں تو تمام اولیاء کرامؒ کی ارواح طیبہ کو بھی دعوت دیں خصوصًا اپنے شیخ کی روح مبارک کو بھی طلب کریں آسمان کے ملائکہ پھر زمین کے ملائکہ کو بھی دعوت دیں۔ جب وہ بھی حاضر فرض کریں تو وہ تمام مذکورہ ترتیب سے ذکر واذکار کرتے رہیں گے پھر آپ اپنے اسباق کا ثواب بطور تحفہ سر پر رکھ کر ان تمام ارواح مقدسہ کے ساتھ مدینہ منورہ روانہ ہو جائیں اور ان تمام کے ساتھ خود بھی لطائف میں ذکر کرتے رہیں پھر جب اس ذوق وشوق اور ذکر واذکار میں مدینہ منورہ پہنچ جائیں اور روضہ اقدس پر حاضر ہو جائیں تو پھر ایسا فرض کریں کہ حضور پُر نور ﷺ نے اپنے مرقد مبارک سے نکل کر حلقہ ذکر تشکیل دیا مرشد کو حضور ﷺ کے دائیں طرف فرض کریں پھر آپ

حضور کو تحفہ پیش کریں اور مصافحہ بھی کریں پھر حضور ﷺ کے سامنے حلقہ میں بیٹھ جائیں اور ترتیب مذکورہ سے ذکر کرتے رہیں اور دوسرے سارے بزرگان بھی مذکور ترتیب سے ذکر کرتے رہیں گے اور حضور اکرم ﷺ کے سینۂ مبارک سے فیض حاصل کرتے رہیں کم از کم بیس منٹ اور زیادہ کوئی حد نہیں بلکہ جتنے وقت تک ذوق وشوق باقی ہو۔ جب مراقبہ ختم کرنے کا ارادہ کریں تو نبی اکرم ﷺ سے اجازت مانگو اور رجوع قہقری سے اپنے مکان مراقبہ کو واپس ہو جاؤ اور دوسری ارواح مبارکہ بھی اپنی اپنی جگہ واپس چلی جائیں گی۔ جب آپ اپنے مکان پر آ پہنچیں تو مراقبہ ختم کریں (یہ کوئی وہمی مفروضہ نہیں بلکہ اہل کشف سالکین یہ معاملہ کشفاً دیکھتے ہیں اور جن سالکین کو کشف حاصل نہ ہو ان کو حضور پُرنور ﷺ کا فیض ضرور حاصل ہوتا ہے۔)۔

فرمودات امام ربانی مجدد الف ثانی

مرید کے آداب:

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد جس نے ہمیں آداب نبوی ﷺ کے ساتھ مؤدب بنایا اور اخلاق مصطفوی ﷺ کے ساتھ ہم کو ہدایت دی۔ ان پر درود و سلام ہو۔ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ اس راہ کے سالک دو حال سے خالی نہیں۔ یا مرید ہیں یا مراد ہیں۔ اگر مراد ہیں تو ان کیلئے مبارک بادی ہے۔ محبّت و انجذاب کی راہ سے ان کو کھینچ کھینچ کر لے آئیں گے اور مطلب اعلیٰ تک پہنچا دیں گے۔ اور جو ادب ان کیلئے درکار ہوگا بوسیلہ ان کو سکھا دیں گے اور اگر ان سے کوئی لغزش سرزد ہو جائے تو جلدی سے اس کو آگاہ کر دیں گے۔ اگر ظاہر کی ان کو حاجت ہوگی۔ تو ان کی کوشش کے بغیر اس دولت کی طرف ان کی رہنمائی کریں گے۔ حق تعالیٰ کی عنایت ان کے شامل حال ہوتی ہے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے برگزیدہ کر لیتا ہے اگر مرید ہیں تو کامل پیر کے وسیلہ کے بغیر ان کا کام دشوار ہے پیر ایسا ہونا چاہیے۔ جو جذبہ و سلوک کی دولت سے مشرف ہو فنا اور بقا کی سعادت سے بہرہ ور ہو۔ اور سیر الی اللہ سیر فی اللہ اور سیر عن اللہ باللہ اور سیر فی

الاشیاء باللہ کوانجام تک پہنچایا ہوا ہو۔اس کا جذبہ اس کے سلوک پر مقدم ہے اگر مرادوں سے تربیت یافتہ ہے۔تواس کا وجود کیمیا ہے۔اس کا کام دوا اور اسکی نظر شفاء ہے۔مردہ دل اس کی توجہ شریف سے زندہ ہو جاتے ہیں۔اگر کسی کو اس قسم کا کامل پیر مل جائے۔تو اس کے وجود شریف کو غنیمت جانے اور اپنے آپ کو ہمہ تن اس کے حوالے کر دے۔اپنی سعادت اسکی رضامندی میں اور اپنی بدبختی اس کی ناراضگی میں جانے۔غرض اپنی خواہش کو اسکی رضا کے تحت بنادے۔ حضور اقدس ﷺ کی حدیث شریف ہے کہ تم میں سے کوئی ایماندار نہ ہوگا۔ جب تک اس کی خواہش اس کے امر کے تابع نہ ہو جائے۔جو میں لایا ہوں۔ صحبت سے کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوگا۔اور مجلس سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

بعض ضروری آداب وشرائط یہ ہیں:۔

سب سے پہلے ادب! ادب پہلا قرینہ ہے۔محبّت کے قرینوں میں

1۔طالب کو چاہئے کہ اپنے دل کو تمام اطراف سے پھیر کر اپنے پیر کی طرف

متوجہ ہو پیر کی خدمت میں اس کے حکم کے بغیر نوافل یا اذکار میں مشغول نہ ہو۔ 2۔اس کی خدمت میں کسی اور کی طرف متوجہ نہ ہو۔حتیٰ کہ جب تک حکم نہ ہو ذکر میں بھی مشغول نہ ہو۔اس کی خدمت میں نماز فرض اور سنت کے سوا کچھ ادا نہ کرے۔3۔ جہاں تک ہو سکے ایسی جگہ کھڑا نہ ہو کہ اس کا سایہ پیر کے کپڑوں پر یا پیر کے سایہ پر پڑے۔4۔پیر کے مصلّٰی پر پاؤں نہ رکھے۔5۔پیر کی عدم موجودگی میں جہاں کہ وہ رہتا ہے۔پاؤں دراز نہ کرے تھوک بھی اس کی طرف نہ پھینکے پیر کے خاص برتنوں کو استعمال نہ کرے۔6۔اسکی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نہ کچھ کھائے نہ پیئے۔جو کچھ اُس سے صادر ہو اس کو ثواب اور بہتر جانے۔کیونکہ وہ جو کچھ بھی کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے اِذن سے کرتا ہے۔جب مرید کو پیر سے محبّت ہے تو جو کچھ پیر سے صادر ہوتا ہے۔محبّ کی نظر میں محبوب ہی دکھائی دیتا ہے۔پھر اعتراض کی کیا مجال۔کھانے پینے۔کپڑے پہننے اور اطاعت کے چھوٹے بڑے کاموں میں اسی کی اقتداء کرے۔

Scanned with CamScanner

7۔ نماز بھی اس ہی کی طرز پر ادا کرے۔ فقہ اس طریق پر عمل سے سیکھنی چاہئے
پیر کی حرکات وسکنات پر کسی قسم کا اعتراض نہ کرے۔ کیونکہ اعتراض میں سوائے
مایوسی کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ تمام مخلوق میں بد بخت وہ شخص ہے۔ جو اس بزرگ
گروہ کا عیب بین ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بلائے عظیم سے بچائے۔ آمین۔ بلا
ضرورت اور بے اِذن اس سے جدا نہ ہو۔ اپنی آواز کو اس کی آواز سے بلند نہ
کرے۔ اگر دیکھے کہ فیض کسی اور مشائخ سے پہنچا ہے۔ اس کو بھی پیر ہی کی
جانب سے سمجھے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ بے ادب خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ اگر مرید
بعض آداب کے بجالانے میں اپنے آپ کو قصوروار بھی نہ سمجھے۔ تو ان بزرگوں
کی برکات سے محروم رہتا ہے۔ کچھ ایسے کام ہوتے ہیں اگر انسان سے غلطی
میں سرزد ہو جائیں تو اس کا ازالہ ہو سکتا ہے لیکن پیر کی بے ادبی کا ازالہ ناممکن
ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی کامل پیر کسی ناقص کو تعلیم طریقہ کی
اجازت دے دیتا ہے اور جب اس کے مرید بہت ہو جاتے ہیں۔ تو اس ناقص

Scanned with CamScanner

کے مرید اس کا کام مکمّل کر دیتے ہیں۔حضرت خواجہ نقشبندؒ نے مولانا یعقوب چرخیؒ کو درجہ کمال پر پہنچنے سے بیشتر تعلیم طریقہ کی اجازت فرمادی۔اور حکم دیا یعقوب ہم سے جو کچھ تمہیں ملا ہے وہ لوگوں کو پہنچا دینا۔مولانا یعقوبؒ کا کام بعدازاں خواجہ علاؤالدین عطارؒ کی خدمت میں سرانجام ہوا۔مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ لکھتے ہیں کہ مولانا یعقوبؒ پہلے علاؤالدین عطارؒ کے مرید تھے۔بعد میں خواجہ نقشبندؒ کے مرید ہوئے۔اسی طرح جب کوئی کامل اپنے مرید کو جس نے ولایت کا ایک درجہ طے کرلیا ہو۔تعلیم طریقہ کی اجازت دے تو وہ مرید ایک لحاظ سے کامل ہے اور ایک لحاظ سے ناقص یہی حال اس مرید کا ہے۔جس نے ولایت کے دو تین درجے طے کر لیے ہوں۔وہ ناقص بھی ہے اور کامل بھی۔جب کوئی کامل و مکمّل کسی ناقص کو اپنا نائب بناتا ہے۔اس کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ جانتا ہے تو نقص کا ضرر تجاوز نہیں کرسکتا واللہ اعلم بالصواب۔علم کی شرافت معلوم کے شرف و رتبہ کے موافق ہوا کرتی ہے۔معلوم جس قدر شریف ہوگا۔علم اسی

Scanned with CamScanner

قدر عالی ہوگا۔ باطنی علم جس سے صوفیاء کرام ممتاز ہیں۔ظاہری علم سے جو عطائے ظاہر کونصیب ہے۔اشرف وافضل ہے۔جس طرح علم ظاہری علم حجامت کپڑا بننے کے علم سے افضل ہے۔پیر کے ادب کا خیال رکھنا علم ظاہری کے استاد کے آداب ملحوظ رکھنے سے بدرجہا بہتر ہے۔

واضح ہو کہ پیر کے حقوق تمام حقوق سے افضل ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حقوق کو چھوڑ کر دوسرے حقوق کو پیر کے حقوق سے کوئی نسبت ہی نہیں سب کے حقیقی پیر جناب پیغمبر خدا ﷺ ہیں۔ظاہری ولادت اگرچہ والدین سے ہوتی ہے۔لیکن معنوی پیدائش پیر سے مخصوص ہے۔ظاہری ولادت کی زندگی چند سالہ ہوتی ہے جبکہ حقیقی ولادت کی زندگی ابدی ہوتی ہے۔ مرید کی باطنی پلیدی کو صاف کرنیوالا صرف پیر ہی ہے۔جو اپنے قلب اور روح سے مرید کی باطنی پالیدی کو صاف کرتا ہے۔اور اس کے معدے کو پاکیزہ بناتا ہے۔بعض طالبوں کو جب توجہ دی جاتی ہے۔تو واقعی محسوس ہوتا ہے کہ ان کی

باطنی نجاستوں کو صاف کرتے ہوئے۔ صاحب توجہ پر آلودگی اثر کرتی ہے اور دیر تک مکدر رکھتی ہے۔ پیر ہی کے وسیلہ سے انسان خدا رسیدہ ہوتا ہے۔ یہ خدا رسیدگی تمام دنیاوی اور آخروی سعادتوں سے افضل ہے۔ پیر ہی کے وسیلہ سے نفس امارہ جو بالذات خبیث ہے۔ پاکیزہ ہو جاتا ہے۔ ذاتی کفر ترک کر کے حقیقی اسلام اختیار کر لیتا ہے۔ پس اپنی سعادت پیر کی قبولیت میں خیال کرنی چاہئے۔ اور اپنی بدبختی اس کے ردّ کرنے میں مجدد پاکؒ فرماتے ہیں۔ ہم چار شخص اپنے خواجہ صاحب کی ملازمت میں باقی تمام دوستوں میں سے ممتاز تھے۔ ہم چاروں کا اعتقاد اپنے خواجہ صاحبؒ کے بارے میں الگ الگ تھا۔ ہمارا معاملہ بھی ایک دوسرے سے نرالا تھا۔ میرا اعتقاد تھا۔ کہ اس قسم کی صحبت اور اس قسم کا طریقہ تربیت اور ارشاد۔ جناب سرور کائنات ﷺ کی صحبت کا شرف تو حاصل نہیں ہوا۔ لیکن اس صحبت کی سعادت سے محروم بھی نہیں رہا۔ باقی تین دوستوں کے بارے میں خواجہ صاحبؒ نے فرمایا۔ کہ فلاں شخص مجھے

صاحب تکمیل جانتا ہے۔ لیکن صاحب ارشاد خیال نہیں کرتا۔ اس کے نزدیک ارشاد کا مرتبہ تکمیل کے مرتبہ سے زیادہ ہے۔ دوسرے کے بارے میں فرمایا۔ اس کا ہم سے کچھ سروکار نہیں۔ تیسرے کی نسبت فرمایا۔ کہ وہ ہمارا منکر ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اعتماد کے مطابق حصہ ملا اور واضح ہوا۔ کہ مرید کو اپنے پیر سے جو محبّت ہوتی ہے۔ فائدہ اٹھانے اور پہنچانے کے سبب کی عنایت کا نتیجہ ہے۔ پیر کو افضل و اکمل جانئے آپس میں سالکین کو مل جل کر رہنا چاہیے۔ ایک دوسرے کے خلاف کبھی بھی بہتان طرازی نہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ان کی منزل متاثر ہو جاتی ہے۔

تعارف: ۔ نامور شہنشاہ طریقت پیر طریقت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارکؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی تعریف اور آقائے دو جہاں ﷺ پر درود و سلام ہو۔ بندہ ناچیز نہ تو کوئی زیادہ تعلیم یافتہ ہے اور نہ ہی لکھنے لکھانے میں کوئی تجربہ رکھتا ہے۔ محض دین سے لگاؤ اور مرشد پاک کی نظر عنایت کا صدقہ ہے۔ کہ آج میں ایک ایسی ہستی کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ جو اگرچہ دنیائے اسلام میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ لیکن میرا دل چاہا۔ کہ میں بھی آپ کے بارے میں کچھ لکھوں۔ وہ عظیم المرتبت ہستی حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک مدظلہ تعالیٰ ہیں۔ آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کے بانی۔ منبع رشد و ہدایت ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت 1349 ھجری میں جلال آباد

(افغانستان) سے 20 کلومیٹر دور جنوب کی طرف واقع ایک گاؤں باباکلی اِرچی میں ہوئی۔آپ کے والدین نے آپ کا نام نامی سیف الرحمٰن رکھا۔آپ کے والد صاحب کا نام حضرت قاری سرفراز خاں ہے۔آپ نے ابتدائی تعلیم۔ ناظرہ قرآن پاک اور چند سورتیں والدگرامی سے حفظ کیں۔آپ کے والد نہایت خدا ترس اور نیک انسان تھے۔فقراء کے ساتھ بڑی محبت وعقیدت رکھتے تھے۔جب آپکی عمر تیرہ برس ہوئی۔تو آپ کی والدہ صاحبہ داغ مفارقت دے گئیں۔اس کے بعد آپ نے حصول علم کیلئے پشاور کا رُخ کیا جہاں جید علمائے کرام سے حصول تعلیم کے بعد اپنے وطن واپس آکر کتب تصوف کا کثرت سے مطالعہ کیا۔

اِس وقت آپ کے عقد میں چار ازواج موجود ہیں۔آپ کی اولاد میں تیرہ بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔پہلی شادی کے بعد آپ ضلع قندوز چلے گئے وہاں تین سال قیام کیا۔حکومت افغانستان کی طرف سے آپ کو دشتِ ارچی میں زمین

Scanned with CamScanner

الاٹ کی گئی وہاں آپ نے مکان بنا کر رہائش اختیار کی۔ جب آبادی بڑھتے بڑھتے ایک گاؤں کی شکل اختیار کرگئی۔ تو وہاں آپ نے ایک مسجد کی تعمیر کی۔ اس مسجد کی امامت وخطابت اور درس وتدریس کا سلسلہ بغیر کسی اُجرت کے سرانجام دیتے رہے۔

آپ کی ملاقات شاہ رسول طالقانیؒ سے ہوئی۔ تو آپ ان کی شخصیت کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور ان کی بیعت کرلی اُس وقت آپکی عمر مبارک 32 سال تھی 1381ھ میں حضرت شاہ رسول طالقانیؒ وصال پا گئے۔

تو آپ اُن کے خلیفہ حضرت مولانا محمد ہاشم سمگانیؒ سے بیعت ہو گئے۔ آپ نے حضرت سمگانیؒ کی خدمت میں تین سال گزارے۔ حضرت سمگانیؒ نے آپ کو مطلق خلافت عطا کی۔ آپ اپنے مرشد گرامی کے امر کے مطابق حاجی بکیر دکی خدمت میں حاضر ہوئے اور طریقہ عالیہ قادریہ شریف میں اُن سے تلقین کے طلبگار ہوئے تو انہوں نے آپ کو تلقین کی اور استعداد صلاحیت کے

پیش نظر آپ کو خلافت سے بھی نوازا۔
آپ تبلیغ اسلام کیلئے افغانستان سے پاکستان تشریف لائے تو نوشہرہ میں مولانا عبدالسّلام کے گھر قیام کیا۔صاحب خانہ کا تمام خاندان آپ سے بیعت ہو گیا۔پاکستان میں کچھ عرصہ قیام کے بعد آپ واپس افغانستان تشریف لے گئے۔اور وہاں ننگرہار۔جلال آباد نعمان اور اس کے قرب وجوار میں درس معرفت کے جام پلاتے رہے۔اس کے بعد حضرت پیر صاحب اپنے مُرشد حضرت مولانا محمد ہاشم سمگانیؒ کے حکم پر اپنے وطن دشتِ ارچی تشریف لے گئے اور وہاں معرفت خداوندی کے فروغ واشاعت کیلئے سرگرم ہوگئے۔جب آپ دشتِ ارچی کیلئے روانہ ہونے لگے تو آپ کے مرشد گرامی آپ کی جدائی برداشت نہ کرسکے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔اس سے یہ اندازہ لگانا آسان ہے۔کہ آپ کے مرشد گرامی کو آپ سے کس قدر محبّت تھی۔حضرت سمگانیؒ 1391ھ میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔

حضرت پیر صاحبؒ کو جب اپنے مرشد گرامی کے وصال کی خبر ملی۔تو آپ زاروقطار رونے لگے۔اور اپنے مرشد گرامی کے مزار پر افغانستان سے تشریف لائے۔جو نوشہرہ کے نزدیک موضع پیر سباق میں واقع ہے۔مزار کو دیکھ کر آپ کی حالت غیر ہو گئی۔پھر مرشد گرامی کے مزار کی تزئین و آرائش کروائی۔حضرت سمگانیؒ کے وصال کے بعد آپ حضرت طالقانیؒ کے مزار پر حاضر ہوئے اور سلسلہ قادریہ وسہروردیہ کے ارشاد کی اجازت چاہی 1398ھ میں آپ نے بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور روضہ رسول ﷺ پر حاضری دی۔

افغانستان میں جب دہریوں کا غلبہ ہو گیا تو آپ نے پاکستان کی طرف ہجرت فرمائی اور ضلع نوشہرہ میں پیر سباق ایک گاؤں میں اپنے مرید عبدالسّلام کے پاس قیام کیا۔اور وہاں دعوت الی اللہ دینے لگے۔کچھ عرصہ بعد چند وجوہات کی بنا پر آپ پیر سباق کو چھوڑ کر نوشہرہ آ گئے اور وہاں کی جامع مسجد دل آرام میں خطابت کے فرائض سرانجام دینے لگے۔

محبّت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:۔

محبّت رسول ﷺ آپ کی جان ایمان ہے۔ بچپن ہی سے محبت رسول میں اسقدر ڈوبے ہوئے تھے۔ کہ جب آپ کے سامنے سرکار مدینہؐ کا ذکر پاک ہوتا تو بے اختیار زاروقطار رونے لگتے۔ ہر روز چھ ہزار بار درود پاک پڑھنا آپ کا معمول ہے۔ کیونکہ کثرت درود وسلام محبّت محبوب خدا ﷺ کی علامت ہے۔

شریعت۔طریقت۔حقیقت:۔

حضرت پیر صاحب " فرماتے ہیں کہ شریعت۔طریقت اور حقیقت کی مثال یوں ہے۔ کہ جیسے جھوٹ بولنا منع ہے۔ کوئی شخص کوشش کرے کہ اس کی زبان پر جھوٹ جاری نہ ہو تو یہ شریعت ہے۔ اور اگر کسی شخص کے دل سے جھوٹ کا خیال نکل جائے تو یہ طریقت ہے۔ اگر زبان اور دل دونوں سے یہ بات نکل جائے تو یہ حقیقت ہے۔ شیخ طریقت کا عالم ہونا اور سنت رسولؐ کا اتباع ضروری ہے۔ علم

حاصل کرنا ہر مرد و عورت پر فرض ہے کیونکہ انبیائے کرام کی میراث ہے۔ عام
مسلمانوں کیلئے علم کی اسقدر اہمیت ہے۔ تو شیخ طریقت کیلئے اس کی کس قدر
اہمیت ہو گی۔ دوسرا شیخ کیلئے اتباع سنت رسول ﷺ انتہائی ضروری ہے۔ جو شیخ
خلاف سنت کام کرے وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اُس سے الگ ہو جانا ضروری
ہے۔ حضور مرشد پیر طریقت حضرت اخوندزادہ سیف الرحمٰن مبارک نقشبندی
مجددی صاحب مدظلہ العالی سلسلہ نقشبندیہ کی عظیم روحانی شخصیت ہیں۔ جو کسی
تعارف کے محتاج نہیں۔ آپکی ذات بابرکات اتباع سنت و شریعت میں یکتا
ہے۔ آپ اور آپکے تربیت یافتہ مریدین و خلفاء میں دین حقیقی کا جوہر اس بات
کی سند ہے۔ کہ آپ علم و عمل کے عظیم ترین مقام پر فائز ہیں۔ بندہ عاجز کے
پاس وہ الفاظ یا قابلیت نہیں۔ کہ میں سرکار مبارک صاحبؒ کے متعلق اپنے
تاثرات پیش کر سکوں۔ پھر بھی فرض سمجھتے ہوئے چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں
نذرانہ عقیدت کے طور پر چند سطریں پیش کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ

Scanned with CamScanner

مجھے اور دوسرے تمام مسلمانوں کو سچ بولنے کی توفیق عطاء فرمائے اور میرے ان

الفاظ کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین!

اس وقت ایسے ہی کسی درویش صفت ہستی کی ضرورت ہے جو لوگوں کو دین کی طرف دعوت دے ۔آج تک کتابوں میں ایسے قصّے پڑھتے تھے جس میں بزرگوں کے واقعات حالات وجد کے قصّے تھے اور یہ سمجھتے تھے ۔کہ شاید یہ پرانے وقتوں کی باتیں ہیں۔ آج کل کے زمانے میں ایسے لوگ کہاں؟ لیکن جب سیدی وسندی قلبی وروحی منبع علم وعرفان قطب الاقطاب رئیس الاولیا قطب السالکین سلطان العارفین جناب اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن نقشبندی مجددی دام برکاتہ پیر ارچی کا روشن چہرہ دیکھا۔تو دل بے اختیار پکار اُٹھا۔ یہ دل جس کو ڈھونڈتا تھا وہ صورت یہی تو ہے! سالکین کو شاید ایسے ہی کسی رہنما کی ضرورت تھی ۔جو اندھیری رات میں بھٹکے ہوئے مسافروں کو منزل تک پہنچا دے۔ بلا شبہ مبارک صاحبؒ کی ذات وہ روشن ستارہ ہے۔ اب وہ لوگ جو کہتے تھے کہ

امام اولیاء غوث الاعظمؒ کی محفلِ وجد و حال کا یہ عالم تھا۔ کہ لوگ اللہ کے ذکر سے کانپ اُٹھتے تھے۔ کپڑے پھاڑ دیا کرتے تھے۔ بے ہوش ہو جاتے تھے۔ یہ نظارے حضور مبارکؒ کی محفل ذکر میں نظر آتے ہیں۔ قبلہ مبارک صاحبؒ کی خانقاہ شریف کا یہ اصول ہے۔ کہ کسی بھی مرید کو سالہا سال تک ریاضت ومجاہدے میں مصروف نہیں رکھتے بلکہ جو ناقص ہیں ان کو خصوصی شفقت اور خصوصی توجہ باطنی سے کامل۔ اور جو کامل ہیں انہیں مکمّل اور اکمل بنا دیتے ہیں۔ مبارک صاحبؒ کا یہ اصول ہے کہ اپنے مرید کو پہلے اہل بناتے ہیں۔ اور پھر اس کا حق اُسے عطا فرما کر خلق خدا میں ذکر اللہ اور سنت رسولؐ کے احیاء کی ڈیوٹی لگا دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کم وقت میں ایک سیفی سالک چلتا پھرتا سُنت رسولؐ کا نمونہ بن جاتا ہے۔ پاکستان سمیت دنیا بھر کے تمام ممالک میں قبلہ حضور مبارک صاحبؒ کے مریدین خلفاء جن کی تعداد کم وبیش بیس لاکھ سے زائد ہوگی۔ جو اللہ کے دین کی ترویج واشاعت میں مصروف عمل ہیں۔

Scanned with CamScanner

حضور مبارک صاحبؒ کے بارے میں جو کچھ بھی لکھا جائے کم ہے۔ اِسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ دُعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو قبول فرمائے۔

آپ سرکار سیف الرحمٰن مبارکؒ نے مورخہ 27 جون 2010ء بمطابق 14 رجب المرجب 1431ھ بروز اتوار (بوقت۔۔تہجد) وصال باکمال فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے آپ کے درجات بلند سے بلند ترین کرے۔ آمین!

آپ کا مزار مبارکؒ لاہور میں فقیر آباد (لکھوڈیر) بس موٹرز دداروغہ والا بند روڈ لاہور میں واقع ہے۔ جہاں آپ نے ایک مسجد اور آستانہ عالیہ تعمیر کروایا تھا۔ اُس مرکزی آستانہ عالیہ پر آپ کو ہر سیفی سُنت و شریعت کا پابند ملے گا۔ مرکزی آستانہ عالیہ مجددیہ سیفیہ پر محفل ذکرِ قلبی ہر انگریزی ماہ کے پہلے ہفتہ۔ ہفتہ کے دن اور ماہانہ محفل ذکر قلبی ہر جمعرات بعد از نماز مغرب تا نماز عشاء منعقد ہوتی ہے۔ وہ اصحابؓ جو کسی اور سلسلہ عالیہ سے بیعت ہوں اور ان کو اپنے پیر سے

فیض حاصل نہ ہوا ہو۔ میں اُن اصحاب کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ مرکزی آستانہ عالیہ مجدّدیہ سیفیہ پر یا ان کے کسی بھی خلیفہ مبارک سے جو اس وقت دنیا کے ہر کونے میں موجود ہیں۔ رابطہ کر کے وہ فیض و برکت چند ماہ میں حاصل کر سکتے ہیں جو آپ کو کسی دوسرے سلسلہ عالیہ کے پیر سے سالہا سال میں حاصل نہ ہوا ہو گا۔

ماخوز انوارِ رضا سہ ماہی جلد نمبر 2 شمارہ نمبر 3 جوہر آباد ۔

بفیضانِ نظر

محترم و مکرم حضرت **ابوالحسن علی امجد** سیفی مجدّدی

نقشبندی چشتی قادری۔ سہروردی

آستانہ عالیہ:۔ عارف والا روڈ شہباز ٹاؤن نزد چونگی L-90/9 ساہیوال

الراقم گدائے درِ مرشد صوفی شفیق احمد لودھی سیفی

نَحمدہ ونُصلّی علیٰ رسولِ الکریم اَمّا بعد۔

محترم صوفی شفیق احمد لودھی سیفی جو حضرت قبلہ ابوالحسن پیر علی امجد سیفی صاحب برکاتہ کے واسطہ سے مجدد عصر حاضر قیوم زمان اخندزادہ علامہ سیف الرحمٰن مبارکؒ سے منسوب ہیں کی تالیف دیکھی حتیٰ المقدور اصلاح بھی کی واللہ خیر المسلمین۔ سالکین شریعت وطریقت کیلئے مفید فرمائے اور صوفی قبلہ کو اجرِ اعظیم سے سرفراز فرمائیں آمین بجاالنبی الکریم ﷺ

العبدالاحقر مفتی امام بخش ندیم محمدی سیفی بانی ومہتمم جامعہ محمدیہ۔

گنج شکر کالونی محمد پور روڈ ساہیوال

برائے ایصال ثواب اُمت محمدیہ ﷺ

[redacted]

احقرالعباد

قاری علامہ شمیر احمد قادری سیفی

Scanned with CamScanner

شجرہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

معصومیۃ شمسیۃ مولویّۃ ہاشمیۃ سیفیّہ

1۔ حضرت محمد رسول ﷺ

2۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

3۔ حضرت ابوعبداللہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

4۔ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

5۔ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق بن امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

6۔ حضرت ابویزید طیفور بن عیسیٰ عرف بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ

7۔ حضرت ابوالحسن علی بن جعفر خرقانی قدس اللہ سرہ

8۔ حضرت ابوعلی فضل بن محمد الطّوسی عرف ابوعلی فارمدی

9۔ ابویعقوب خواجہ یوسف الہمدانی النعمانی قدس اللہ سرہ

10۔ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی المالکی نسباً والحنفی مذھباً

Scanned with CamScanner

11۔ حضرت خواجہ عارف ریوگری قدس اللہ سرہ

12۔ حضرت خواجہ محمود انجر فغنوی قدس اللہ سرہ

13۔ حضرت خواجہ علی النساج رامیتی عرف حضرت عزیزان قدس اللہ سرہ

14۔ حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قدس اللہ سرہ

15۔ حضرت خواجہ سید امیر کلال قدس اللہ سرہ

16۔ حضرت خواجہ بہاؤالدین محمد بن محمد البخاری عرف شاہ نقشبندی قدس اللہ

سرہ

17۔ حضرت خواجہ علاؤالدین محمد بن محمد عرف خواجہ۔

18۔ حضرت مولانا یعقوب چرخی لوگری قدس اللہ سرہ

19۔ حضرت ناصر الدین عبیداللہ بن محمود الثمر قندی

20۔ حضرت مولانا محمد زاہد خشی حصاری قدس اللہ سرہ

21۔ حضرت خواجہ درویش محمد الخوارزمی قدس اللہ سرہ

Scanned with CamScanner

22۔ حضرت خواجہ محمد مقتدی الامکنکی قدس اللہ سرہ

23۔ حضرت مئویدالدین میرنگ محمد باقی باللہ الکابلی قدس اللہ سرہ

24۔ حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی قدس اللہ

25۔ حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم اول قدس اللہ سرہ

26۔ حضرت خواجہ محمد صبغۃ اللہ قدس اللہ سرہ

27۔ حضرت خواجہ محمد اسماعیل عرف امام العارفین اللہ ق س اللہ سرہ

28۔ حضرت حاجی غلام محمد عرف خواجہ معصوم ثانی

29۔ حضرت شاہ غلام محمد عرف قدوۃ الاولیاء قدس اللہ سرہ

30۔ حضرت حاجی محمد صفی قدس اللہ سرہ

31۔ حضرت شاہ محمد ضیاء الحق عرف حضرت شہید قدس اللہ سرہ

32۔ حضرت شاہ ضیاء عرف میاں جی صاحب قدس اللہ سرہ

33۔ حضرت شمس الحق عرف حضرت صاحب کوہستانی ؒ

34۔ حضرت مولانا شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہ

35۔ حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی قدس اللہ سرہ

حضرت سیدنا ومرشدنا ومولانا وسیلتنا الی اللہ

36۔ حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارکؒ

37۔ حضرت ابوالحسن علی امجد سیفی مجددی ماتریدی اطال اللہ حیاتہ

سلسلہ طریقہ انیقہ حضرات چشتیہ قدس اللہ اسرارھم عالیہ

1۔ حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم

2۔ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

3۔ حضرت ابوسعید حسن بصریؒ

4۔ حضرت ابوالفضل عبدالواحد بن زیدی قدس اللہ سرہ

5۔ حضرت ابوالفیض فضیل بن عیاضی قدس اللہ سرہ

6۔ حضرت ابواسحاق ابراہیم بن ادہم الفاروقی البلخی قدس اللہ سرہ

7۔ حضرت سید الدین خواجہ حذیفہ مرعشی

8۔ حضرت امین الدین شیخ ہبیرۃ البصری قدس اللہ سرہ

9۔ حضرت کریم الدین منعم شیخ ممشاد علو دینوری قدس اللہ سرہ

10۔ حضرت شریف الدین ابو اسحاق شامی قدس اللہ سرہ

11۔ حضرت قدوۃ الدین ابو احمد ابدال الچشتی الحسنی قدس اللہ سرہ

12۔ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس اللہ سرہ

13۔ حضرت ناصر الدین خواجہ ابو یوسف الچشتی الحسینی قدس اللہ سرہ

14۔ حضرت خواجہ قطب الدین مودود الچشتی الحسینی قدس اللہ سرہ

15۔ حضرت نیر الدین حاجی شریف زندانی قدس اللہ سرہ

16۔ حضرت ابو منصور خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ

17۔ حضرت خواجہ معین الدین حسن الحسینی السنجری الاجمیری قدس اللہ سرہ۔

18۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی الاوشی الحسینی قدس اللہ سرہ۔

Scanned with CamScanner

19۔حضرت فریدالدین مسعودالفاروقی الغزنوی عرف گنج شکر قدس اللہ سرہ

20۔حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابری کلیری الحسینی قدس اللہ سرہ

21۔حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس اللہ سرہ

22۔حضرت جلاالدین خواجہ محمود عثمانی پانی پتی قدس اللہ سرہ

23۔حضرت شیخ احمد عبدالحق ابدال قدس اللہ سرہ

24۔حضرت شیخ محمد عارف مخدوم قدس اللہ سرہ

25۔حضرت شیخ عبدالقدوس النعمانی الغزنوی ثم گنگوہی قدس اللہ سرہ

26۔حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی قدس اللہ سرہ

27۔حضرت شیخ عبدالاحد الفاروقی الکابلی قدس اللہ سرہ

28۔امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد الفاروقی قدس اللہ سرہ

29۔حضرت سید آدم بنوری قدس اللہ سرہ

30۔حضرت سید عبداللہ الحسینی عرف حاجی بہادر صاحب قدس اللہ سرہ

Scanned with CamScanner

31۔ حضرت مولانا شیخ مامون شاہ منصوری قدس اللہ سرہ

32۔ حضرت مولانا محمد نعیم کاموی قدس اللہ سرہ

33۔ حضرت سید محمد شاہ الحسینی السدھوی قدس اللہ سرہ

34۔ حضرت مولانا حافظ محمد صدیق بونیری قدس اللہ سرہ

35۔ حضرت مولانا حافظ محمد ہشتنگری قدس اللہ سرہ

36۔ حضرت مولانا محمد شعیب توڑھیروی قدس اللہ سرہ

37۔ حضرت مولانا عبدالغفور عرف حضرت سوات صاحب قدس اللہ سرہ

38۔ حضرت مولانا نجم الدین عرف حضرت ہڈے صاحب قدس اللہ سرہ

39۔ حضرت شیخ حمید اللہ عرف شیخ الاسلام تگاب قدس اللہ سرہ

40۔ حضرت مولانا شاہ رسول الطاقانی قدس اللہ سرہ

41۔ حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی قدس اللہ سرہ

حضرت سیدنا و مرشدنا و مولانا وسیلتنا الی اللہ

Scanned with CamScanner

42۔حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحبؒ

43۔حضرت ابوالحسن علی امجد سیفی مجددی اطال اللہ حیاتہ

سلسلہ طریقہ عالیہ حضرات قادریہ قدس اللہ اسرارھم الصافیہ

1۔حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

2۔حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ

3۔حضرت ابوسعید حسن بصریؒ

4۔حضرت ابومحمد شیخ عجمی قدس اللہ سرہ

5۔حضرت ابوسلیمان داؤد طائی قدس اللہ سرہ

6۔حضرت ابومحفوظ معروف کرخی قدس اللہ سرہ

7۔حضرت ابوحسن عبداللہ سری سقطی قدس اللہ سرہ

8۔حضرت سید الطائفہ ابوالقاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہ

9۔حضرت ابوبکر الشبلی المالکی قدس اللہ سرہ

Scanned with CamScanner

10۔حضرت شیخ عبدالعزیزی حارث الاسدی التعمیمی قدس اللہ سرہ

11۔حضرت شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیزی المتقدم قدس اللہ سرہ

12۔حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی قدس اللہ سرہ

13۔حضرت ابوالحسن ھکاری (ھنکاری) قدس اللہ سرہ

14۔حضرت ابوسعید مبارک قدس اللہ سرہ

15۔حضرت ابومحمد عبدالقادر الجیلانی۔۔۔۔۔الحسینی الحسینی قدس اللہ سرہ۔

16۔حضرت شاہ دولتہ دریائی قدس اللہ سرہ

17۔حضرت شاہ منور قدس اللہ سرہ

18۔حضرت شاہ عالم الدھلوی قدس اللہ سرہ

19۔حضرت شیخ احمد ملتانی قدس اللہ سرہ

20۔حضرت شیخ جنید پشاوری قدس اللہ سرہ

21۔حضرت مولانا محمد صدیق بونیری قدس اللہ سرہ

Scanned with CamScanner

22۔ حضرت مولانا حافظ محمد ہشتنگری قدس اللہ سرہ

23۔ حضرت مولانا محمد شعیب تورڈھیری قدس اللہ سرہ

24۔ حضرت مولانا عبدالغفور عرف حضرت سواتؒ

25۔ حضرت مولانا نجم الدین عرف حضرتؒ ھڈے صاحب

26۔ شیخ الاسلام تگاب حضرت شیخ حمید صاحب قدس اللہ سرہ

27 حضرت مولانا شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہ

28۔ حضرت مولانا محمد ہاشم الشمنگانی قدس اللہ سرہ

29۔ حضرت مرشدنا اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحبؒ۔

30۔ حضرت ابوالحسن علی امجد سیفی مجددی ماتریدی مبارکؒ

بسلسلہ طریقہ حضرات سہروردیہ قدس اللہ اسرارھم العالیہ

1۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

2۔ حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔

3۔ حضرت ابو سعید حسن بصری ؒ۔

4۔ حضرت ابو محمد شیخ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ۔

5۔ حضرت ابو سلیمان داوٗد طائی قدس اللہ سرہ۔

6۔ حضرت ابو محفوظ معروف کرخی قدس اللہ سرہ۔

7۔ حضرت ابوالحسن عبداللہ سری سقطی قدس اللہ سرہ۔

8۔ حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہ۔

9۔ حضرت کریم الدین ممشاد دینوری قدس اللہ سرہ۔

10۔ حضرت ابوالعباس احمد دینوری قدس اللہ سرہ۔

11۔ حضرت شیخ محمد بن عبداللہ عموتیہ قدس اللہ سرہ۔

12۔ حضرت ابو عمر قطب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ۔

13۔ حضرت ابوالنجیب عبدالقاہر السہر وردی الصدیق قدس اللہ سرہ۔

14۔ حضرت ابو حفص شہاب الدین عمر الصدیق الشافعی

Scanned with CamScanner

15۔ حضرت ابوالبرکات بہاؤالدین ذکریا الاسدی القرشی الملتانی قدس اللہ سرہ۔

16۔ حضرت ابوالفتح رکن الدین فضل اللہ القرشی قدس اللہ سرہ۔

17۔ حضرت مخدوم جہانیاں ابوالکرم سید جلال الدین بخاری قدس اللہ سرہ۔

18۔ حضرت سید اجمل صاحب قدس اللہ سرہ۔

19 حضرت سید بڈھن بہرائچی قدس اللہ سرہ۔

20۔ حضرت شیخ محمد درویش قدس اللہ سرہ۔

21۔ حضرت شیخ عبدالقدوس النعمانی الغزنوی ثم الگنگوہی قدس اللہ سرہ۔

22۔ حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی قدس اللہ سرہ۔

23۔ حضرت شیخ عبدالاحد الفاروقی قدس اللہ سرہ۔

24۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد الفاروقی قدس اللہ سرہ۔

25۔ حضرت سید آدم بنوری قدس اللہ سرہ۔

Scanned with CamScanner

26۔ حضرت حاجی بہادر سید عبداللہ الحسینی قدس اللہ سرہ۔

27۔ حضرت شیخ مامون شاہ منصوری قدس اللہ سرہ۔

28۔ حضرت مولانا محمد نعیم کاموی قدس اللہ سرہ۔

29۔ حضرت سید محمد شاہ الحسینی السدھوی قدس اللہ سرہ۔

30۔ حضرت مولانا حافظ محمد صدیق بونیری قدس اللہ سرہ۔

31۔ حضرت مولانا حافظ محمد ھشتنگری قدس اللہ سرہ۔

32۔ حضرت مولانا محمد شعیب تورڈھیری قدس اللہ سرہ۔

33۔ حضرت مولانا عبدالغفور سواتی قدس اللہ سرہ۔

34۔ حضرت اخندزادہ نجم الدین عرف ھدے صاحب قدس اللہ سرہ۔

35۔ حضرت شیخ الاسلام حمید اللہ تگاب قدس اللہ سرہ۔

36۔ حضرت مولانا شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہ۔

37۔ حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی قدس اللہ سرہ۔

Scanned with CamScanner

38۔حضرت سیدنا و مرشدنا و مولانا و وسیلتنا الی اللہ

اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک صاحب مبارک ؒ

39۔حضرت ابوالحسن علی امجد سیفی مجددی صاحب الطال اللہ حیات

نقشہ لطائف سبعہ

سر سفید
زیر قدم
حضرت موسیٰ علیہ السلام
بائیں پستان کے برابر
اوپر سینے کی طرف

خفی سیاہ
زیر قدم
حضرت عیسیٰ علیہ السلام
دائیں پستان کے برابر
اوپر سینے کی طرف

قالبی
آتش نما
وسط دماغ

نفسی
خاک کی مانند پیشانی
کے اوپر بالوں کی
جڑ سے

اخفیٰ سبز

زیر قدم
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وسط سینہ سر
اور خفی کے درمیان

روح سرخ
زیر قدم
حضرت ابراہیم علیہ السلام
حضرت نوح علیہ السلام
دائیں پستان کے نیچے دو انگشت بہ پہلو

قلب زرد
زیر قدم
حضرت آدم علیہ السلام
بائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے
فاصلے پر داخل سینہ

منجانب حلقہ سیفیہ ساہیوال شریف

Scanned with CamScanner